سالانہ قیمت ہے
رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے ایڈیٹر (مینو منٹرل - وارث روڈ -) لاہور
پادری غلام مسیح صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر
پادری ڈبلیو - جے کلارک صاحب ایم - اے (امپیرس روڈ - لاہور) منیجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر صاحب ہونا چاہیے اور مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج بنام ایڈیٹر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۰ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے - ۱۲ مئی سنہ ۱۹۲۲ء | نمبر ۱۹

سچّا عیسائی کون ہے؟

ہمعصر پیغام صلح اور اہلحدیث نے نور افشاں کے عنوان بالا پر رائے زنی کی ہے - جن کی راؤں کی ہم بھی عزت کرتے ہیں اور نور افشاں میں اُن کے خیالات کو بھی پیش کئے دیتے ہیں - بنمبر ہذا میں پیغام صلح کے خیالات کو ہدیہ ناظرین کرتے ہیں - اور انشاءاللہ آنے والے نمبر میں ہمعصر اہلحدیث کی رائے پیش کرینگے - قوی امید ہے کہ ہمارے ناظرین ان آراء سے فائدہ اُٹھائینگے ٭ ایڈیٹر

معاصر پیغام صلح نے مطبوعہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۲۲ء میں اخبار نور افشاں کے مضمون مذکور کی طرف توجہ دی ہے اور معقولیت کے ساتھ فرماتے ہیں کہ

ہم عرض کرینگے کہ ایک عیسائی کی صداقت کو پرکھنے کے لئے ہمیں اس تعلیم کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو جناب مسیح نے دی مسیح کی تعلیم ہے کہ "خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ بڑا اور پہلا حکم یہی ہے اور دوسرا اُس کی مانند یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ - انہیں دو حکموں پر تمام توریت اور انبیاء کے صحیفوں کا مدار ہے"۔

سوال یہ ہے کہ آج مسیحی دین جناب مسیح کے اس حکم پر آیا عامل ہے - آیا اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت عیسائی دنیا میں ہے یا اس کی بجائے دلوں میں عداوت اور بغض بھرا ہے - واقعات اس کے جواب کے لئے کافی ہیں الخ ......

پس فی الحقیقت ایک مسلمان ہی وہ انسان ہے جو جناب مسیح کا سچّا پیرو ہے اور اس لئے سچّا عیسائی ہے۔

نور افشاں - جناب مسیح کے سچے پیرو اور سچے عیسائی مُسلم کو مبارک باد کہتا ہے پر اگر وہ مسلم کوئی غیر مرزائی مسلم ہے تو وہ ہمیں منظور نہیں - کیونکہ ایسے مسلمانوں کی بابت مرزا صاحب فرما چکے ہیں کہ

"کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ سلطان روم کی عملداری میں رہ کر یا مکہ یا مدینہ میں اپنا گھر بنا کر شریر لوگوں کے حملوں سے بچ سکتے ہو؟ نہیں ہرگز نہیں - بلکہ ایک ہفتہ ہی میں تم تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاؤ گے - تم تمام اسلامی مخالف علماء کے فتووں کی رو سے واجب القتل ٹھہر چکے ہو - ہر ایک اسلامی سلطنت تمہارے قتل کرنے کے لئے دانت پیس رہی ہے - کیونکہ اُن کی نگاہ میں تم کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو تمام ممالک کے فتوے تمہاری نسبت یہ ہیں کہ تم واجب القتل ہو"۔ پس بقول مرزا صاحب غیر مرزائی نام کا مسلم ہماری مبارکبادی کا ہرگز مستحق نہیں ہے۔ پھر مرزائی نام کا مسلم بھی ہماری مبارکبادی

کا مستحق نہیں ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب اور مرزائی صاحبان نے غیر مرزائی نام کے مسلموں اور مسیحیوں سے وہ وہ بغض و عناد کے نمونے اور دشمنی اور عداوت کی مثالیں دی ہیں جن کو نور افشان کے اوراق میں دہرانا بھی خلاف تہذیب معلوم ہوتا ہے۔ پس مرزا صاحب یا کوئی مرزائی بھی ہماری مبارک بادی لینے کا حق نہیں رکھتا ہے، جو آپ کے مسلمہ معانی کا مسلم ہے۔ مرزا صاحب خود اس کی بابت کہہ گئے ہیں کہ "سو ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس گورنمنٹ کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے اور اُس کے دشمنوں کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے۔ خدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے ...... میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے"۔ پس اس گواہی سے کوئی سوا مسیحی کے جناب مسیح کا سچا پیرو ثابت نہیں ہو سکتا اس لئے مسیحی ہی سچا مسلم اور یسوع مسیح کا سچا پیرو ہے +

ہری داسی

تیسرا باب

ہرنیدر کمار اب گھر سے باہر شراب نہ پیتا تھا۔ گھر میں ہی اُس کی بیوی جس قدر شراب اُس کو دیتی تھی اسی قدر ہی پیا کرتا تھا مگر اس سے اس کا جی نہ بھرتا تھا۔ کچھ دن تک وہ اسی پر کفایت کرتا رہا۔ مگر بعد ازاں وہ اور شراب مانگنے لگا۔ اور آہستہ آہستہ زیادہ شراب لینے کے لئے بیوی پر دباؤ ڈالنے لگا۔

ایک روز اُس نے کہا کہ مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ آج مجھے کچھ زیادہ شراب دینی ہوگی

ہری داسی نے کہا میں زیادہ شراب نہ دونگی۔ میں بیوی ہو کے ہر روز اپنے ہی ہاتھ سے تم کو زہر پلایا کرتی ہوں۔ جب میں تم کو شراب دیتی ہوں تو میرے دل میں ایسا دُکھ ہوتا ہے کہ تم اُس کو سمجھ نہیں سکتے ہو۔

ہرنیدر نے کہا کہ شراب پینے ہی سے آدمی نہیں مرتا۔ بلکہ تھوڑا تھوڑا پینے سے جسم تندرست رہتا ہے۔ دیکھو میں مرتا تھا۔ شراب پی کے ہی بچ گیا ہوں۔ اس کے بعد سے ہر روز سال بھر سے پی رہا ہوں۔ ایک روز بھی بیمار نہیں ہوا۔

ہری داسی نے کہا جس مقدار سے پیتے آئے ہو اسی مقدار سے میں دیتی ہوں زیادہ کیوں مانگتے ہو۔

ہرنیدر نے کہا ایک آدھ دن کچھ زیادہ پی لینے سے آدمی بگڑ نہیں جاتا۔

ہری داسی نے کہا ہاں بگڑ جاتا ہے تھوڑا تھوڑا کر کے زیادہ پینے سے زیادہ پینے لگتا ہے۔ میں ڈرتی ہوں کہ تم کہیں پکے پیکڑ نہ بنجاؤ۔

ہرنیدر کی خواہش تھی کہ اس روز زیادہ شراب پیوے۔ اس لئے اُس کی بیوی کی باتیں اُس کو اچھی نہ لگتی تھیں۔ ہرنیدر نے کہا کہ میرے لئے تم بہت فکر کرتی ہو۔ یہاں تک کہ رات کو تمہیں نیند بھی نہیں آتی۔ شراب پینے کے فائدے اور نقصان میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ سو تم اپنی چترائی نہ دکھلاؤ۔ میں پیکڑ ہو جاؤں تو کیا تم سمجھتی ہو کہ میری عزت و آبرو کہاں رہیگی اور کیا مجھے شرم نہ آویگی۔ ہری داسی چپ ہو رہی۔ اور آٹھ گھڑی ہوئی۔ اُس کو اپنے خاوند کی باتیں بہت بُری لگیں۔

ہرنیدر نے پھر شراب مانگی۔ ہری داسی نے کہا اب ڈھال کے پی لو اُس نے اور ڈھال کر پی لی۔ رات کو کھانا کھانے کے وقت ہری داسی نے اسی قدر شراب دی جس قدر پہلے دیا کرتی تھی۔ ہرنیدر نے اور شراب مانگی۔ مانگنے پر ہری داسی نے پھر اور شراب دے دی۔ جس شراب کو ہری داسی نے دوسری بار دیا اُس کو پی کے ہرنیدر نے سمجھا کہ اُس میں کچھ فریب ہے۔ ہری داسی نے مجھ کو فریب دیا ہے۔ مگر یہ جان بوجھ کر بھی اُس نے کچھ نہ کہا۔

دوسرے دن ہرنیدر نے ایک بوتل شراب خرید کر باہر کی الماری میں رکھ دی اور نوکر سے کہا کہ خبردار یہ بات ہری داسی سے مت کہنا۔ رات کو وہ ایک گلاس شراب کے پی کے وہ اپنے گھر کھانا کھانے کے لئے گیا۔ ہری داسی جس قدر ہر روز شراب اُس کو دیا کرتی تھی اُسی قدر اس کو دیدی۔ ہرنیدر نے اُس کو پی لیا اور زیادہ نہیں مانگی۔ اسی طرح دو چار دن گذر گئے۔ ہری داسی تاڑ گئی کہ ہرنیدر مجھ سے چھپ کے شراب پیتا ہے۔ لیکن اُس نے اُس کو ظاہر نہ کیا۔

اس وقت اس شہر میں ایک بڑی میٹنگ ہوئی۔ جس دن کی شام کو یہ میٹنگ ہونے والی تھی اُسی دن تمام شہر میں یہ اشتہار دیا گیا کہ اس جلسے میں ہرنیدر کمار درس دینگے۔ ہرنیدر کمار شام کے وقت گھر آیا۔ سارا دن کچہری میں کام کرتے کرتے وہ تھک گیا تھا۔ تھکاوٹ کو دور کرنے کے لئے اُس نے ایک گلاس شراب کا پی لیا اور سوچنے لگا کہ درس میں کیا کیا کہنا چاہئے۔ اُس کے سامنے میز پر بوتل رکھی ہوئی تھی۔ اُس کو دیکھ دیکھ کر اُس کا دل اور شراب پینے کی طرف مائل ہوا۔



نورافشان

مطبوعہ ۱۲ مئی ۱۹۲۲ء

عیسائی دوستوں سے خطاب کا جواب

پیغام صلح سرخی مذکور کے ماتحت لکھتا ہے۔

کہ ہمارے ہاں حضرت بلال کو گرم ریت اور پتھروں پر لٹایا گیا۔ پھر بھی انہوں نے آپ کا ساتھ نہیں چھوڑا مگر تمہارے ہاں ایک یہوداہ اسکریوتی تھا کہ جو تیس روپیہ پر پھسل گیا۔ ہمارے صحابہ کرام میں سے ایک حضرت زبیر تھے کہ جن کو چٹائی میں لپیٹ کر ناک میں دھواں دیا گیا مگر پھر بھی پایہ استقلال میں ضعف نہیں آیا۔ مگر تم میں سے اُس نے جس کے پاس بہشت کی چابیاں تھیں محض چند مصائب سے ڈر کر حلفیہ طور پر کہا کہ میں یسوع کا ساتھی نہیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ محمد الرسول اللہ کے شہید ہونے کی جب کسی نے افواہ پھیلائی تو عین عالم جنگ میں اس کے ایک ساتھی نے پکار کر کہا کہ رب محمد صلعم اس کا مالک تو قتل نہیں ہوا۔ الخ صفحہ ۱۳ و ۱۴۔

نورافشان اسکے جواب میں ہم مرزائی دوستوں سے خطاب کر کے کہتے ہیں کہ "سرور کائنات کی لائف" سے عیسائیوں کو مخاطب کرنے کی ضرورت گو نادانی سے محسوس ہوئی مگر بے موقعہ نہیں ہے۔ کیا مرزائی دوستو واقعی حضرت کے خاندان میں عیسائیت غالب آئی تھی۔ آپ کے آبائی مذہب و ملت کی درحقیقت عیسائیوں کی عیسائیت نے ہی جڑ کاٹی تھی۔ آپ کے خاندان میں سے پانچ قریشی سرداروں کو بلکہ چھ کو مسیحیوں نے مسیحی بنا دیا تھا۔ چار کا ذکر ابن اسحق نے کیا ہے۔ اور حضرت خدیجہ اور حضرت محمد کا ذکر ہم کئے دیتے ہیں۔ حضرت محمد نے مسیحیت کی تعلیم عربی مسیحیوں سے پائی تھی۔ قرآن سے ثابت ہے کہ آپ نے ملت مسیحیت و اسلام کو قبول کیا تھا۔ حضرت محمد کی وفات سے پیشتر تمام ملک عرب مسیحیت یا اسلام کا اقراری تھا۔ مگر آپ کی وفات پر سوا تین شخصوں کے آپ کے تمام مسلمان اسلام و مسیحیت سے مرتد ہو کر آبائی ملت حنیف پر چلے گئے تھے ان میں آپ کے چاروں خلیفے بھی تھے۔ ہم ایڈیٹر پیغام صلح کو جتلاتے ہیں کہ صحابہ کی امت کی وفاداری اور جان نثاری کا تو یہ نمونہ ہے۔ آپ کون سے بلال اور زبیر کی وفاداری کے قصے سناتے ہیں؟

پھر آپ مسئلہ کفارہ پر نجات بالاعمال کی ترجیح لائے ہیں۔ مرزائی دوستوں کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ قرآن و حدیث نے ایک فرد واحد کو جو آپ کے دین کو مانتے تھے دوزخ کی آگ سے مستثنے نہیں کیا۔ سب کو دوزخ کے سپرد کر کے فضل سے نجات کی تعلیم دی ہے۔ پھر مرزائی دوست کون سے منہ سے تعلیم کفارہ کے خلاف بولنے کی جرأت کرتے ہیں۔ عیسائی بھائیوں نے بلاشک انجیل میں پڑھا کہ بدنظری سخت گناہ ہے۔ مگر مرزائی دوستوں نے قرآن سے آیت نقل کر کے نہ دکھایا کہ بدنظری اور نیک نظری قرآن میں سخت گناہ مانی گئی ہو ہم کو ایک بات کا علم ہے کہ جب مرزا صاحب نے کسی شریف لڑکی سے زمین پر نکاح ہوتا نہ دیکھا تھا تو آسمان پر جا کر نکاح کر لیا تھا۔ اگر بدنظری اور نیک نظری دونوں سے کسی عورت کو نہ دیکھنے کے یہی معنے ہیں تو آپ راستی پر ہیں۔

عیسائی بھائیوں نے انجیل میں ظالم کا مقابلہ نہ کرنے وغیرہ کی بابت ضرور پڑھا ہے۔ گال پر تھپڑ کھانے کے احکام بھی دیکھے ہیں۔ مگر قرآن کا یہ ارشاد کہ جوہر غیرت کا خون نہ کر تاہم نے نہیں پڑھا ظالم اور شریر کا مقابلہ کرنے کی یہ مثال ضرور دیکھی ہے کہ حضرت محمد اور مہاجرین نے ظالموں اور شریروں کا مقابلہ ترک کر کے ہجرت ضرور کی تھی۔ اگر جوہر غیرت کی حیات و بقا کی یہی مثال ہے تو ہم یہ بات بھی یاد دلائینگے کہ مرزا صاحب شاید اسی جوہر غیرت کی حیات و بقا کے لئے عمر بھر خود اپنے مسیلمہ دجال اور یاجوج و ماجوج کی جہاد کو منسوخ کر کے قدم بوسی کرتے رہے اور اپنے چیلوں کو بھی اُن کی قدم بوسی کی تعلیم دی۔ اگر جوہر غیرت کو زندہ اسی طرح رکھا جاتا ہے تو عیسائی دوستوں کے مسیح نے کیا خلاف روی کر دی کہ مرزائی دوست ہمیں ترچھی نگاہ سے دیکھنے پر اتر آئے ہیں۔

آپ "ظالم کا مقابلہ نہ کر" کے حکم کے مقابل "اللہ رسول کے دشمن سے دوستی نہ کر" کا حکم لائے ہیں۔ جسے خدا رسول والوں نے نہ صرف آج تک کبھی مانا ہی نہیں بلکہ اس کے خلاف ہمیشہ سے خدا رسول کے خود دشمن بنتے چلے آئے ہیں اور خدا رسول کے دشمنوں سے ہی دوستی اور پیری مریدی کے رشتے جوڑتے آئے ہیں انہیں سے رشتہ داریاں کرتے رہے ہیں۔ اور خدا رسول کے دوستوں کو قتل کرتے آئے اُن کا مال و اسباب لوٹتے آئے۔ انہیں کا فرد مشرک ٹھہراتے آئے۔ آج کے دن مرزائیت

کی جنگ خدا رسول والوں سے ہے۔ مرزائیت خدا رسول کی گدی لینے کے درپے ہے۔ اگر مدیر پیغام صلح خدا رسول والوں کا ہی پتہ نشان بتلاتا تو بھی کوئی بات ہوتی۔ مگر مرزائیت سے خدا رسول کا علم و عرفان مرزا صاحب نے گم کر دیا ہے ہمیں معلوم نہیں کہ ہمارا ہمعصر خدا رسول سے کیا مراد رکھتا ہے۔ اسے چاہئے کہ پہلے مسلمانوں کا اور پھر خدا رسول کا بیان کرے۔ باقی باتوں کا جواب تب دیا جائیگا۔

قیامتِ مسیح

کسی نمبر میں نور افشاں نے قیامت مسیح پر ایک نوٹ لکھا تھا جس میں معتقدانِ قرآن کے رنگا رنگ مذہب کا نمونہ دیا تھا۔ اس پر ہمعصر پیغام صلح مطبوعہ ۱۹ اپریل ۱۹۲۲ء میں ایک نوٹ لکھا گیا ہے جس میں مدیر پیغام صلح نے یسوع مسیح کی قیامت پر حدیثی مذہب کے اختلاف کا کچھ جواب نہیں دیا۔ قیامت مسیح کی بابت مسیحیوں کے دو خیالوں میں سے ایک کو اپنے موافق پاکر لکھتے ہیں۔

آخر مسیحی بھی تو آپ کے اعتراف کے مطابق کسی ایک خیال کے پابند نہیں بعض کچھ مانتے ہیں بعض کچھ۔ پس اختلافی مسئلہ میں اگر مسلمانوں نے بھی اختلاف کیا تو ان میں سے کسی ایک کے خیال کو مسیحیت کے مطابق اور دین اسلام کے مسلمات کہنا کہاں تک جائز ہے۔ جب خود مسیحیوں کا مذہب ہی کوئی متفقہ و مسلمہ مذہب نہیں تو یہ خیال کرنا کہ ابتدا میں یسوع مسیح کی موت و قیامت کی بابت وہی مذہب تھا جو مسیحیوں کا ہے۔

کس قدر خلاف حقیقت ہے؟

نور افشاں نے قیامت مسیح کی بابت مسیحیوں کے عقیدہ کی تشریح میں صرف دو خیال ظاہر کئے تھے وہ خیال عقیدہ کی تشریح تھے پر اصل عقیدہ قیامت مسیح کا ہے جو بالاتفاق مسیحی مانتے آئے اس مسیحی عقیدہ کا اقرار حدیثوں میں اور تفسیروں میں تسلیم شدہ ہے پھر اس سے گمراہی دکھائی تھی۔ جسے مرزا صاحب نے حد تام کو پہنچایا تھا۔ آپ اس تنگ صداقت کو خلاف حقیقت کہنے کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں۔ آپ ہمارے دعوے کے ثبوتوں کی تردید کرکے دکھائیں۔

پھر آپ کو قیامت مسیح کے مذہب پر مسیحیت و اسلام میں اتفاق و اتحاد کا خیال بھی ناحق ناپسند ہوا ہے۔ یہ صرف علم الاسلام و القرآن کی کمی سے ہے آپ کو یاد رہے کہ مسیحیت و اسلام واحد دین کے دو نام ہیں جن میں کل عقاید مشترکہ ہیں۔ جیسے عرف عام میں اسلام و مسلانی کہا جاتا ہے۔ نہ وہ اسلام ہے نہ جزو اسلام ہے۔ وہ ملت حنیف ہے یہی وہ ملت ہے جس کے معتقدوں نے حقائق و عقاید اسلامی کو بگاڑا ہے جس کی مثال دی جا چکی ہے۔ پس مسیحیت و اسلام کے عقائد کے اشتراک سے ہمعصر کا متحیر ہونا اس کی بے خبری کا نتیجہ ہے نور افشاں کا قصور نہیں۔

ہم نے کہا تھا کہ حنفیت کے معتقدوں میں جو مذہب زیر بحث پر اختلاف کرنے والے تھے ان میں مرزا صاحب آخری ہیں انہوں نے مسیحیت کے دوسرے مذاہب کو اختیار کرکے اپنے مسیحائی کے دعوے کو قائم کرلیا۔ اس پر ہمعصر فرماتا ہے کہ

ہم نہیں جانتے کہ ہمارے لائق معاصر کو حضرت مسیح موعود کے ایسا ہونے سے رنج کیوں ہے؟ نور افشان اس کی وجہ بیان کرسکتا ہے۔ نور افشان کو مرزا صاحب کے اس فعل کا کہ آپ نے مسیحیوں کے دوسرے مذہب کو اختیار کرلیا۔ اس لئے رنج ہے کہ بقول مرزا صاحب مسیحی دجالی امت اور دجالی مذہب کے ہیں۔ آپ نے ان دجالیوں کا مذہب اختیار کرکے دجل میں حصہ لیا۔ رنج کا دوسرا باعث یہ ہے کہ مسیحیوں کا دوسرا مذہب تو مرزا صاحب اختیار کرسکتے تھے مگر یسوع مسیح کی قیامت کے منکر ہوکر قرآن و حدیث کے خلاف مسیحائی کا دعوی کرکے دجال ٹھہر گئے۔ اور اگر مسیحیوں کے دوسرے مذہب کے موافق قیامت مسیح کے معتقد رہتے تو وہ ایسے خطرناک گناہ سے بچے رہتے۔ بس اگر ہمیں مرزا صاحب کی مسیحائی کا رنج ہے تو انہیں دو سببوں سے ہے اگر کوئی تیسرا رنج ہے تو تمام کے مسلمانوں کا مرزا صاحب کی پیروی کرکے اسلام سے اور بھی دور ہوجانے کا ہے اور بس۔

ایسٹر میلہ کراچی

مسیحیوں کی زندگی کو تازگی و تحریک دینے کے لئے مسیحی میلوں کی سخت ضرورت ہے۔ ہر ایک مرکزی جگہ پر مسیحی میلہ ہوسکتا ہے۔ جہاں جہاں مسیحی میلے ہوتے رہتے ہیں وہاں ہمیشہ مسیحی زندگی کی نعمتیں متحرک رہتی ہیں اور فایدہ کثیر ہوتا ہے۔ ایک مسیحی میلہ کا بیان مسٹر بجے کی نے لکھ کر بھیجا ہے جس میں ہمارے نوٹ کی صداقت موجود ہے۔ پڑھ کر حظ اٹھائیں۔ ایڈیٹر

ہمارا شہر کراچی ایک خوبصورت جگہ ہے کیونکہ یہ ایک بڑا بھاری بندرگاہ ہے۔ میں نے کوئی اور بندرگاہ نہیں دیکھا۔ شائد اس لئے غلطی کرتا ہوں۔ یہاں چھ گرجے ہیں۔ جن میں سے زیادہ تر رومن کیتھلک گرجے ہیں اولیاء کی تصویریں مقدس مریم اور ہمارے منجی یسوع مسیح کی تصویریں تراشے ہوئے پتھر کی بہت اعلیٰ درجہ کی بنی ہوئی ہیں۔ جن کو دیکھکر لوگوں کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو بھر آتے ہیں۔ منورہ ایک مضبوط قلعہ ہے جو پانی کے بیچ وبیچ واقعہ ہے۔ ہوا بندر ایک بڑی ہی خوش وضع جگہ ہے۔ یہاں پر شام کے وقت کیا امیر کیا غریب ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں کی سیر کرنے جاتے ہیں۔ منگھے پیر پہاڑی جگہ ہے اور وادی میں لہلہاتے ہوئے سبزہ زار جس میں ایک گرم پانی اور ایک سرد پانی کے چشمے ہیں۔

اور ہماری دونوں کلیسیائیں یعنی میتھوڈسٹ اور سی۔ ایم۔ ایس آجکل بڑی زور وشور سے یہاں مسیحی کلام کے پھیلانے میں سرگرم ہیں۔ اور آج صبح کا سہانہ وقت ہے۔ باد نسیم چل رہی ہے اور میں بھی سی۔ ایم۔ ایس ہائی سکول کے کمپاؤنڈ میں ہواخوری کے لئے نکلا ہوا ہوں۔ ادہو آج یہاں کیا ہے۔ میری راؤنڈ کس لئے گاڑا جارہا ہے۔ طرح طرح کی دوکانیں کیوں لگ رہی ہیں۔ پادری ایف۔ سی لونگ اور پادری جے۔ این شہباز صاحبان کیا مشورہ کر رہے ہیں۔ بیشک آج اپریل کی ۱۷ تاریخ ہے اور کرسچن میلہ صبح دس بجے سے منعقد ہونے والا ہے۔ اسی اثنا میں عیسائی لوگوں کی آمد ورفت شروع ہوگئی ہے۔ اور اب خدا باپ کی حضوری میں پادری جے این شہباز صاحب نے دعا مانگ کر میلے کا آغاز کیا ہے اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو مسیحی گلہ بان کیا خوبی سے خوش کر رہے ہیں اور دونوں کلیساؤں کے گانے بجانے کی آوازیں گونج رہی ہیں۔

اس وقت ہمارے بزرگان ایف۔ سی لونگ اور جے این شہباز صاحبان اپنی اپنی ڈیوٹی پر مستعد ہیں۔ پادری لونگ صاحب ٹکٹ بانٹنے پر ہیں اور بہت جانفشانی سے کام کر رہے ہیں اور پادری جے۔ این شہباز صاحب اس وقت میلے کے پریذیڈنٹ ہیں۔ جن کی بدولت اس میلے کی بنیاد کراچی میں ڈالی گئی اور یہ دوسرا میلہ ہے۔ لو سنئے جس وقت ایسٹر میلے کے بارے میں میلہ کمیٹی فیصلہ کر رہی تھی کہ دونوں کلیسیائیں آپس میں ملکر میلے کی خوشی کریں اُس وقت میلہ کمیٹی میں آٹھ ممبران رائے پیش کر رہے تھے کہ آیا میلہ ہونا چاہئے یا نہیں۔ چار ممبران میلے کے نہ ہونے پر خوش تھے اور چار ممبران یہ چاہتے تھے کہ ضرور ایسٹر میلہ ہونا چاہئے جب خداوند مسیح کی حضوری میں آٹھو ممبران نے دعا کی فریاد بڑھائی کہ اس وقت ہم آٹھوں کی رائے متفق ہو۔ تب خداوند مسیح نے خدا باپ سے جو ہمیشہ اپنے بندوں کی سنتا آیا ہے اور سنیگا۔ سفارش کی اور ساتوں کی رائے متفق ہوگئی۔ اب ایک ممبر بیچارا کیا کر سکتا تھا اُس وقت شیطان گھوڑے کی طرح بھاگتا ہوا نظر آیا اور اُس مکان کو صلح کے فرشتے نے آکر صاف کیا اور مرہم پٹی سے طاقت بخشی "تاکہ وہ بھی ساتوں ممبروں کے ساتھ مسیحی لشکر میں شامل کیا جاوے۔

میری درخواست تمام ناظرین سے یہ ہے کہ اس سال میں ہمارا سندھ بلوچستان کونشن شروع ہونے والی ہے اور ہم لوگوں کو بڑا بھاری مقابلہ کرنا ہے۔ اگر ہمارے مسیح کے خون میں دُھلے ہوئے مسیحی ہم لوگوں کو دُعا سے مدد دیں تو آپ لوگوں کی مدد ہمارے واسطے کافی ہوگی کہ ہر ایک جگہ پر سندھ بلوچستان کنونشن جاری ہونے کی دُعائیں کی جائیں۔ تب امید کی جاتی ہے کہ ہم ضرور اپنے غنیم کو پچھاڑینگے اور آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرینگے۔ خداوند مسیح ان دونوں کلیسیاؤں کے پادری صاحبان کو زیادہ برکت بخشے "تاکہ اسی طرح مسیحی لوگوں میں اتفاق کی صورت بنی رہے اور ہر سال میلے سے پیشتر مسیحی لوگوں میں مسیحی جوش برپا ہو۔ اور شیطان کو مغلوب کیا جائے۔

جے۔ میکی۔

تمام دنیا کے گرد ہوائی پرواز

۲۰ اپریل کو سر اس سمتھ لندن سے ہوائی جہاز میں دنیا کے گرد پرواز کرنے کے لئے روانہ ہونگے اس سفر کا راستہ یہ تجویز کیا گیا ہے۔ فرانس۔ اٹلی۔ مصر۔ عراق۔ عرب۔ خلیج فارس۔ ہندوستان برہما۔ چین۔ جاپان۔ جزائرالوشین۔ الاسکا۔ کینیڈا نیوزی لینڈ اور وہاں سے بحر اٹلانٹس کو عبور کرکے یا تو آئرلینڈ یا پرتگال وسپین میں داپسی سفر میں خاص مشکل بحر الکاہل میں پرواز کی ہے جسے اب تک ہوائی جہاز سے عبور نہیں کیا گیا کہ وہ سب سے لمبا کھلا ہوا راستہ ہے۔ اس سمندر کو جولائی میں عبور کرنے کی تجویز ہے۔ پرواز میں تین چار ماہ لگیں گے۔ مگر پرواز کا تمام وقت صرف ۲۸۰ گھنٹے ہوگا۔ راستہ کو پانچ پانچ سو میل کے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک فالتو جہاز ٹوکیو روانہ کیا گیا ہے اور دوسرا نارتھ جہاز میں

سے پرواز کی جائیگی وہ کرسی ونگنگ ہے اور اس میں علاوہ سر راس کے ڈرائیور سر راس کا بھائی بے تار برقی آلہ سے کام کرنے والا اور انجنیر پرواز کے لئے سوار ہوں گے۔ ہوائی پرواز کے متعلق یہ سب سے بڑی اولوالعزمی ہے۔

(اصلاح)

برطانیہ اور جرمن کی کاشتکاری

ایک مربع صدی قبل برطانیہ اور جرمنی کی کاشتکاری میں وہی فرق تھا جو ان دونوں ملکوں کی وسعت میں ہے۔ ۱۸۹۶ء میں انگلستان میں فی ایکڑ گیہوں ۲۹ بشل جو ۳۲ بشل موٹھ ۴۰ بشل آلو ۵ بشل آسانی سے پیدا ہوتا تھا۔ برخلاف اس کے جرمنی میں مشکل سے گیہوں ۲۰ بشل جو ۲۳ بشل موٹھ ۲۵ بشل اور آلو ۳ بشل حاصل تھا۔ ۱۹۱۲ء میں جرمنی نے حیرت ناک طریقہ سے اس کمی کو پورا کرکے دکھایا۔ اس نے نہ صرف پیداوار میں غیر معمولی اضافہ کر لیا۔ بلکہ زراعت کی وسعت بھی انگلستان سے بہت بڑھ گئی۔ حسب ذیل نقشہ سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ فی صد ایکڑ دونوں ملکوں کی پیداوار وغیرہ میں کتنا عظیم الشان فرق پیدا ہوگیا ہے

(۱) برطانیہ کا ایک کسان ۴۵ سے ۵۰ آدمیوں تک کے لئے غلہ پیدا کرتا تھا اور جرمنی کا مزارعہ ۷۰ سے ۷۵ تک کے لئے۔

(۲) برطانیہ میں ہر کسان ۱۵ ٹن غلہ اپنی کاشت سے حاصل کرتا تھا اور جرمنی کا کسان ۲۳ ٹن۔

(۳) برطانیہ کا ایک کسان اگر گیارہ ٹن آلو پیدا کرتا تھا تو جرمنی کا کسان ۵۵ ٹن۔

(۴) برطانیہ کا کسان اپنے مویشیوں کے ذریعہ سے اگر ۴ ٹن گوشت مہیا کرتا تھا تو جرمنی کا کسان ۴½ ٹن

(۵) برطانیہ کا کاشتکار ۱۷½ ٹن دودھ فراہم کرتا تھا اور جرمنی کا ۲۸ ٹن۔

(۶) برطانیہ کا کوئی کسان شکر کی پیداوار میں کوئی قابل ذکر خدمت انجام نہیں دیتا تھا۔ اور جرمنی میں ہر کسان ۲¾ ٹن شکر مہیا کرنے میں مدد دیتا تھا۔ (ر)

سوراج اور بکری کا بچہ

ایک گڈریا دن بھر بکریاں چرا کر شام کے وقت ریوڑ کو ایک باڑے کے اندر بند کر دیا کرتا تھا۔ ایک بکری کے بچے کے سر میں کچھ دنوں سے آزادی کی بو سما رہی تھی اور وہ اپنی ماں سے کہا کرتا تھا کہ مجھے رات کو باڑے میں بند ہو کر رہنا پسند نہیں ہے۔ مجھے یہ پابندی ہرگز نہیں بھاتی۔ میں تو شب و روز آزادانہ زندگی بسر کرنا چاہتا ہوں۔ اُس کی ماں شفقت مادری سے اُس کو سمجھایا کرتی کہ بیٹا یہ آزادی کا خیال ابھی تمہارے حق میں اچھا نہیں ہے۔ ہمارے دشمن بہت ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ ہم سب گڈریا کی حفاظت میں رہیں اور تم کچھ مدت میرے سایہ عاطفت میں زندگی بسر کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اپنی آزادانہ صحرانوردی میں کسی بھیڑیے یا کوہستانی عقاب یا چیتے وغیرہ کا شکار ہو جاؤ۔ مگر اس شوریدہ سر سوراجی بچے نے اپنی ماں کی ایک نہ سنی اور ایک دن رات کو جبکہ گڈریا حسب معمول ریوڑ کو باڑے میں بند کرکے چلا گیا تو وہ خام بز نالہ چپکے سے اپنی ماں کے پہلو سے غائب ہوا اور چھپا تک کے ایک سوراخ سے نکلکر باڑے کے باہر جا کر کلیلیں کرنے لگا۔ بدقسمتی سے اسی وقت ایک بھیڑیا جو کہ شکار کی تلاش میں منڈلاتا پھرتا تھا اس سے دوچار ہوا اور اس نے اس نزاغلول کے اسقدر زور سے ایک تھپیڑ رسید کیا کہ وہ زخمی اور خون آلودہ آزادی کا دلدادہ چیختا اور بلبلاتا ہوا گرتا پڑتا اپنی ماں کے پاس پہنچا اور کہنے لگا۔ اماں جان تو سچ کہتی تھی کہ ابھی آزادی کا خیال میرے حق میں اچھا نہیں ہے۔ آج میری آزادی کا پہلا ہی دن تھا کہ جان کے لالے پڑ گئے۔ ماں نے جب سارا حال دریافت کیا تو کہنے لگی۔ پیارے بیوقوف بچے غنیمت سمجھ کہ تیری جان بچگئی اور ایک تھپیڑ پر ہی خیر گذری ورنہ اس حماقت اور خودرائی کی سزا تو ہلاکت تھی۔ خبردار پھر ایسا خیال دل میں نہ لانا۔ کیونکہ جسکو تو پابندی یا قید سمجھتا ہے وہی آزادی ہے۔ خواجہ حافظ نے کیا خوب کہا ہے ؎

خلاص حافظ ازاں زلف تابدار مباد
کہ بستگان کمند تو رستگار انند

(ر)

ہلتا ہوا پہاڑ

ہمعصر روزانہ اخبار بندیہ ارننگ پوسٹ لکھتا ہے کہ موضع کلالی جو بدھیسوں کا ہے اس میں کئی مہینے سے پہاڑ کے متحرک ہونے کی خبر شائع ہو رہی تھی۔ کیونکہ متحرک ہونے اور پھٹ جانے سے پہاڑ سے اس مقام کے بہت سے مکانات اور مدرسہ اور گرجا گھروں کی دیواریں یکایک پھٹ گئی تھیں۔ اب بھی بیان کیا جاتا ہے اور گاؤں کے قریب جو پہاڑ ہے وہ خودبخود

حرکت میں آرہا ہے اور اس کے ہلنے کا سبب اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ اس زمین میں کوئی اس قسم سے آگیا ہے کہ جس کی وجہ سے پہاڑ کو جنبش ہوتی ہے۔ زمین جنبش یا کر شک ہوجاتی ہے۔ اس جدید واقعہ کے خوف سے گاؤں کے گاؤں بھاگے جاتے ہیں اور برباد ہوتے جاتے ہیں۔ پہلے دنوں میں اس پہاڑ کی حرکت جنوب اور مشرق کی طرف واقع ہوتی تھی۔ اب اس پہاڑ نے پھر حرکت کی ہے جس کے صدمہ سے زمین جا بجا سے پھٹ گئی ہے اور زمین کے اندر سے شور وغل کی آوازیں آتی ہیں۔ لوگوں میں خوف عظیم پھیلا ہوا ہے۔ ابھی تک اس کا حال ظاہر نہیں ہوا کہ کس سبب سے یہ حرکت واقع ہوئی ہو

عیسائی مذہب اور گورے لوگ

نمایشی عیسائی

ہم زرافشاں کے ناظرین کی آگاہی کے لئے اخبار عام سے یہ مضمون بغرض درج کرتے ہیں کہ کوئی معزز ناظر و نامہ نگار اس کا مناسب جواب لکھے۔ ایڈیٹر

اخبار "ہند" کی ۱۰ تاریخ کی اشاعت میں عنوان مندرجہ بالا سے مسیحی پادری صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے جس کا نفس مطلب ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

جنوبی افریقہ میں جو عیسائی اپنی نوآبادیاں قائم کرکے اپنا پیٹ پال رہے ہیں ان کا ارادہ ایشیائی لوگوں کو دھتا بتانے کا ہے انٹرکولونیل کی طرف سے منتخب شدہ ممبر مسٹر کے ۔ سی میکرٹی نے اطلاع دی ہے کہ وہ کونسل میں اس مطلب کا ریزولیوشن پیش کرنے والے ہیں کہ ایشیائی باشندے گوروں سے علیحدہ رکھے جائیں۔

ایشیائی باشندوں کو ستانے کے لئے موقعہ دیکھتے ہوئے یہ گورے اپنے تئیں عیسیٰ مسیح کا پیرو کہتے ہیں۔ لیکن اگر آج عیسیٰ مسیح بھی جنوبی افریقہ میں ظاہر ہوں تو یہ ڈھونگی اور ریاکار لوگ انہیں بھی ایشیائی بتاکر اپنے سے علیحدہ رکھنے کو باز نہ آئینگے۔ یہ عیسائی اور اُن کے پادری انہیں مسیح کی عبادت کرتے ہیں جو ایشیائی تھے۔ لیکن اگر یسوع عیسیٰ بھی کل یہاں ظاہر ہو تو اُن کے پیرو جنوبی افریقہ کے نوآبادکار گورے۔ اُن کی دل لگی اور ہتک کرنے میں پس وپیش نہ کرینگے۔

ہر ایک اتوار کو جنہیں کرسچینوں کے گرو پادری لوگ گرجا گھروں میں طول طویل تقریریں کرکے پرارتھنا کرتے ہیں کہ ہر ایک شخص سے محبت اور اتحاد رہے۔ لیکن عمل طور پر ان کی حالت اس سے برعکس ہے۔ یہ خود اپنے اپدیشوں کو پورا نہیں کرتے ہیں۔

اگر آپ یہ دیکھنا چاہیں کہ گورے لوگ کالے لوگوں کی کس طرح بے عزتی کرتے ہیں تو اس کے لئے جنوبی افریقہ میں ہی کی ضرورت نہیں۔ اس کی نظیریں یہاں بھی مل سکتی ہیں۔

بنگلور میں سی۔ ایم۔ ایس سٹیشن سے رستہ "اوسوڑ" میں عیسائیوں کا قبرستان ہے۔ اس جگہ بھی کالے اور گورے میں تمیز ہے۔ قبرستان کے سامنے کا حصہ یورپینوں اور یوریشینوں کو دفنانے کے لئے محفوظ رکھا گیا ہے پر پچھلا حصہ جس میں داخل ہونے کا دروازہ بھی پچھلی دیوار سے الگ بنایا گیا ہے۔ ہندوستانی عیسائیوں کے دفن کرنے کے لئے ہے۔ یہ قبرستان پادریوں کے قبضہ میں ہے۔ اور اگرچہ یہاں مردہ کے دفنانے میں بھی تمیز کی جاتی ہے تو بھی یہ پادری دنیا بھر میں برادرانہ محبت کا وعظ کرنے میں نہیں چوکتے مدراس میں عیسائیوں کے ہر ایک قبرستان میں کالے اور گورے کا فرق دکھائی دیتا ہے۔ مرنے پر بھی سفید عیسائیوں کو اپنے قریب کالے عیسائیوں کی ہڈیوں کا ہونا گوارا نہیں ہوسکتا۔ لیکن کیا خدا کی جنت میں بھی ایسا ہی فرق ہے۔ کیا حضرت مسیح نے کبھی ایسا اپدیش دیا تھا کہ ایشیائی اور حبشیوں کو دوسری اور سفید لوگوں کو دوسری جنت ملیگی۔ یہ سچ ہے کہ ہندوستانی گرجا گھروں میں ہندوستانی عیسائی جاتے ہیں۔ لیکن اُن کے ساتھ وہاں بھی عزت کا سلوک نہیں کیا جاتا۔ کیا حکومت ہند کے گرجا گھروں میں کبھی کوئی یوریشین یا ہندوستانی پادری مقرر کیا گیا ہے۔

ایک مرتبہ مجھے ایک گورہ کی آخری رسوم ادا کرنے کا موقعہ ملا تھا۔ لیکن اس وقت جنازہ کے ساتھ آئے ہوئے انگریزوں نے میری ہتک ہی کی۔ اُن کی یہ خواہش رہتی ہے۔ کہ گوروں کی شادیاں بھی گورے پادری کریں۔ جب عیسائیوں کے سالانہ جلسے ہوتے ہیں تو اس وقت گورے اور کالے عیسائی کی ایک جگہ جمع ہوکر عیسیٰ کی پرارتھنا کرتے ہیں۔ لیکن خورد ونوش میں فرق ہی رکھتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان دونوں قسم کے عیسائیوں کو علیحدہ علیحدہ ہی بیٹھنا پڑتا ہے صبح کافی اور دوپہر کو جو چائے ملتی ہے وہ

کبھی گورے عیسائیوں کے ساتھ کالے عیسائیوں کو نہیں ملتی۔ اس حالت میں مذہب عیسائی کو دھبہ لگانے والا طرزِ عمل جب ہمارے ملک کے ہی ہندوستانی عیسائیوں سے ہوا کرتا ہے تو اس تمیز کو دیکھنے کے لئے ہم کو جنوبی افریقہ جانے کی ضرورت نہیں۔ یہ ظاہر ہی ہے۔ (ابھیودیہ)

مسیح کا سچا نمایندہ مہاتما گاندھی ہے

بعض اخبارِ عام نے جو سرخی مذکور کے نیچے نوٹ لکھا ہے وہ ہر ایک مسیحی کے سوچنے کے ضرور لائق ہے۔ اس لئے ہم اسے نورافشاں کے ناظرین کی نذر کرتے ہیں۔ ایڈیٹر۔

مدراس کے لاٹ پادری نے مہاتما گاندھی کے متعلق حسب ذیل رائے ظاہر کی ہے۔

رحم اور دھرم کے لئے مصائب اُٹھانے والے اور صابر مہاتما گاندھی کو جن لوگوں نے جیل میں ڈال دیا ہے اور جو اپنے تئیں کرسچن کہتے ہیں اُن کی بجائے میں مہاتما گاندھی کو ہی مسیح کا سچا نمایندہ سمجھتا ہوں۔

لارڈ بشپ کی یہ رائے اس قابل ہے کہ اس پر مسیح کے ماننے والے تمام لوگ خصوصاً وہ جن پر حکومت ہند کی ذمہ واری کا بار ہے خاص طور پر توجہ کریں۔ اور دیکھیں کہ مہاتما گاندھی کے بارہ میں ایک لاٹ پادری کیا کہتا ہے۔

ایشیا

جاپان کی وزارت کا استعفا

ٹوکیو ۲ مئی۔ مجلس وزرا نے اس خیال سے استعفا دیدیا ہے کہ اس کی جزوی طور پر اصلاح ہو سکے۔

انگریزوں کو فلسطین خالی کرنے کا مشورہ

لنڈن ۲ مئی۔ فیلڈ مارشل سر ہنری ولسن نے ڈیلی میل کے ایک نامہ نگار سے دوران ملاقات میں کہا کہ مسٹر لائڈ جارج نے ٹرکی اور فلسطین میں مداخلت کر کے سخت غلطی کا ارتکاب کیا ہے فلسطین۔ عراق۔ عرب۔ مصر یا ہندوستان میں کبھی امن نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ ہم ترکوں سے محبت نہ کریں۔ فلسطین اور عراق عرب میں ہم کو سخت خطرہ پیش آنے والا ہے۔ فلسطین کو فوراً خالی کر دینا چاہئے۔

سمرنا کی یونانی فوج میں بغاوت

لنڈن ۲ مئی۔ پارلیمنٹ میں میجر جنرل سر چارلس ٹاؤن شینڈ نے ایک سوال اس بارے میں کیا کہ یونانی فوج کے ایک حصہ نے تخلیہ سمرنا کے خلاف اظہار ناراضگی کے طور پر بغاوت کر دی ہے۔ اس فوج کا ارادہ اتحادیوں کی توہین کرنے اور سمرنا میں رہنے کا ہے۔ مسٹر ہارکر نے اس سوال کے جواب میں کہا کہ گورنمنٹ یونان نے اس تحریک سے بے تعلقی کا اظہار کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ان خبروں کو بہت مبالغہ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس تحریک کا یہ مقصد معلوم ہوتا ہے۔ کہ آئیونا کے یونانیوں کو کسی قسم کا اطمینان حاصل کئے بغیر ترکوں کے حوالے نہ کیا جائے۔ لیکن اگر فریقین نے تجاویز صلح منظور کر لیں تو اس قسم کا اطمینان حاصل کر لیا جائیگا برٹش سفیر مقیم ایتھنز اور برٹش قائم مقام متعینہ سمرنا کو ہدایت کی گئی ہے کہ گورنمنٹ یونان اور ایشیائے کوچک کے یونانی حکام پر صاف طور سے یہ ظاہر کر دے کہ برٹش گورنمنٹ اس تحریک کو سخت ناپسند کرتی ہے اور اگر اس کو بڑھنے دیا گیا تو اس کا نتیجہ بہت بُرا ہوگا +

مورخہ ۹ مئی سنہ ۱۹۲۲ء کے روز لاہور میونسپل کمیٹی کی میمبر شپ کے لئے دو امیدواروں کے نام پیش تھے۔ جن میں سے پروفیسر سراج الدین صاحب وارث رڈ میونسپل کمشنر منتخب ہوئے ہم آپ کو اس کامیابی کے باعث مبارکباد کہتے ہیں کہ آپ نے لائٹننگ کنڈکٹر بنکر رعدو برق کو سنبھال لیا جو لاہور میونسپل کمیٹی پر گرنے کو تھی۔ مگر تا بکے۔

کمال پاشا کیساتھ اٹلی کا معاہدہ

پارلیمنٹ لنڈن میں سوال وجواب

لنڈن ۳ مئی۔ اعلان کیا گیا ہے کہ اٹلی اور گورنمنٹ انگورہ کے درمیان ایک اقتصادی معاہدہ ہو گیا ہے۔ محکمہ خارجہ نے اس کے خلاف اٹلی سے اظہار ناراضگی کیا ہے۔ کرنیل ویجوڈ کے جواب مسٹر چیمبرلین نے وعدہ کیا کہ میں اس بارے میں لارڈ کرزن سے دریافت کرونگا۔ مسٹر اوکونر نے یہ تجویز پیش کی کہ چونکہ فرانس اور اٹلی نے گورنمنٹ انگورہ کے ساتھ علیحدہ عہدنامے کر لئے ہیں۔ اس لئے یونان اور ٹرکی کے آئیندہ تعلقات کا فیصلہ کسی اور کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ سپیکر نے کہا کہ اس سوال کا پہلے سے نوٹس دینا چاہئے تھا +

چین میں خانہ جنگی

پیکن ۴ مئی۔ چانگ سین لین اور وو پے فو …

بن کے کنارے پکوان کے شمال میں لڑائی لگاتار جاری رہی۔ فریقین میں سے کسی کو کوئی نمایاں کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ سخت گولہ باری کی وجہ سے فریقین کے پاس گولہ بارود ختم ہوگیا ہے اور لڑائی زیادہ تر کلدار توپوں اور بندوقوں سے ہو رہی ہے۔

تازہ سرکاری اعلانات

پنجاب گورنمنٹ کے جونیئر اسسٹنٹ سکرٹری مسٹر آر ہو کے دستخطی ۴ مئی کے تین تازہ اعلان ہمیں آج موصول ہوئے ہیں۔ ان کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

اعلان نمبر ۱
ایک اکالی کی خانہ تلاشی

اٹاری سٹیشن ضلع منٹگمری میں چوہڑکانے کے ایک اکالی جتھے کے سیکرٹری کی خانہ تلاشی پر مندرجہ ذیل اسباب برآمد ہوئے۔ ایک دونالی بندوق جو کہ ایک امریکن مشنری کی مسروقہ ثابت ہوئی ۲۰۰ کے قریب بور کارتوس کچھ ریوالور کارتوس۔ چار چھویاں۔ کچھ ڈھالے ہوئے چاندی کے زیورات علاوہ بریں ضلع جالندھر اور منٹگمری میں حال میں ڈالے گئے ڈاکوؤں کا مسروقہ مال بھی برآمد ہوا۔

اعلان نمبر ۲
پنجاب میں ڈاکوؤں کی کثرت

ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۲ء میں پنجاب بھر میں ڈاکوؤں کی قتل اور فسادات کی وارداتیں گذشتہ مارچ سے بہت زیادہ تعداد میں واقعہ ہوئی ہیں۔ نیز اس سال کے پہلے تین ماہ میں گذشتہ سال کے اسی عرصے کی نسبت ان مخصوص جرائم کے علاوہ دیگر جرائم کی بھی کثرت ہی ہوئی ہے سنہ ۱۹۲۱ء کی پہلی سہ ماہی میں ۱۷۶ قتل ۸۶ ڈاکے اور ۲۵۲ فسادات ہوئے تھے۔ لیکن سنہ ۱۹۲۲ء کی پہلی سہ ماہی میں ۱۹۳ قتل ۹۴ ڈاکے اور ۴۸۱ فسادات کی وارداتیں ہوئی ہیں۔ حالانکہ پنجاب کے مغربی علاقوں میں جہاں کہ پولیٹیکل تحریک بہت کم ہے۔ قتل کی وارداتوں میں نمایاں کمی ہو چکی ہے۔ ان مغربی اور مشرقی علاقہ جات میں جہاں کہ پولیٹیکل تحریک کا زور ہے۔ گذشتہ سال کی سہ ماہی کی نسبت قتل کی وارداتیں ۲۳ کی ڈاکوؤں میں ۳۷ کی اور فسادات میں ۱۲۴ کی زیادتی ہوئی ہے۔ ان تمام واقعات کی تہ میں شورش پسند لوگوں کی سرگرمیاں بہت حد تک ذمہ وار ہیں جنہوں نے زمیندار لوگوں کو سرکار کے خلاف بہکا کر اتنی خلاف از قانون حرکات کرا کر صورت معاملات کو اتنا خطرناک بنا دیا ہے۔ یہ امید کی جاتی ہے کہ ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۲ء سے جو پولیس میں اضافہ کیا گیا ہے اور ۲۰ مارچ سے جو امن شکنوں کی گرفتاریاں کی گئی ہیں ان سے حالات بہتر صورت اختیار کرینگے اب جبکہ فصل بھی بہت عمدہ تیار ہو چکی ہے۔ لیکن اس موقعہ پر تمام امن پسند وفاداران قانون کا فرض ہے کہ وہ گورنمنٹ سے ان تشدد آمیز   کی روک تھام کے لئے تعاون کرنا اپنا فرض سمجھیں۔

اعلان نمبر ۳
ایک دوسرے اکالی کی خانہ تلاشی

اخبارات میں حال ہی میں ایک بیان شائع کیا گیا ہے کہ ضلع امرتسر میں موضع بھیل کے ایک سکھ کو تین فٹ ۳ انچ لمبی کرپان دھارن کرنے پر چھ ماہ قید کی سزا دی گئی ہے۔ بعد تحقیقات یہ نتیجہ کیا گیا ہے کہ اس کے پہلو میں ایک چھوٹی کرپان کے علاوہ ایک لمبی تلوار بھی تھی۔ اس کی خانہ تلاشی پر دو چھرے بارہ کارتوس برآمد ہوئے۔ اور کچھ مال ایسا ملا جو کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کا مسروقہ معلوم ہوتا ہے۔

چین میں خانہ جنگی

پیکن ۴ مئی۔ جنرل وو پی فو نے پیکن کو گھیر لیا ہے اور جنرل چانگ سولن کی فوج گرد و نواح میں منتشر ہو گئی ہے۔ پیکن سے ریلوں کی آمد و رفت بند ہو گئی ہے۔

ٹرکی سے یونانیوں کی جلاوطنی

لندن ۴ مئی۔ ہوس آف کامنز میں لارڈ ونٹرٹن نائب وزیر ہند نے سوالات کے جواب میں کہا کہ گورنمنٹ کے پاس غیر جانبدار ذرائع سے آئی ہوئی اس مطلب کی بہت سی معلومات ہیں کہ ٹرکی میں رہنے والے یونانیوں کو جن میں عورتیں اور بچے بھی تھے ٹرکی کے ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں جلاوطن کر دیا گیا ہے۔ یہ جلاوطنیاں بڑے وسیع پیمانہ پر اور نہایت ہی وحشیانہ طریق سے عمل میں آئی ہیں۔ گورنمنٹ ٹرکی سے اس کے خلاف کئی مرتبہ اظہار ناراضگی کیا گیا لیکن بے سود۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے بحالات موجودہ جلاوطنیوں کو روکنے کے لئے کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ میں وزیر ہند کو لارڈ رابرٹ سیسل کی اس تجویز سے مطلع کروں گا کہ واقعات کے متعلق صحیح معلومات مہیا کرنے کے لئے اتحادی افسروں کو ٹرکی میں بھیجا جائے۔

ہندوستانی فوج کی آزمائش

لندن ۴ مئی۔ لندن میں ایک دعوت کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے سر ولیم رابرٹسن نے ہندوستان کی امپیریل فوج کے کام کی تعریف کی۔ اور کہا۔۔ کہ اگرچہ اس کو جادہ وفاداری سے منحرف کرنے کی کوشش کی جاتی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اس کا

روپیہ وفاداراًنہ ہے۔

دہلی کے اخبارات کی ضمانتوں کی واپسی

دہلی ۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ پریس ایکٹ کی تنسیخ پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تمام مقامی اخبارات کے مالکوں کو ان کی ضمانتیں واپس دینے کے لئے بلایا ہے جو سابق پریس ایکٹ کے ماتحت مقامی گورنمنٹ نے طلب کی تھیں۔

ریاست سروہی میں بھیلوں اور گراسیوں کے متعلق سرکاری اعلان

شملہ ۶ مئی۔ مندرجہ ذیل سرکاری اعلان شائع کیا گیا ہے۔ موضع ویلوریو اور سروہی ریاست کی تحصیل روہیرا کے دیگر مواضعات کے بھیلوں اور گراسیا لوگوں کا رویہ ریاست کی طرف پھر گستاخانہ ہوگیا ہے۔ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے مینجر پریچرڈ کرامن بے چینی کی وجوہات معلوم کرنے پر مامور کیا گیا تھا۔ انہوں نے اطلاع دی ہے کہ جو دیہاتی بہت تعداد میں جمع ہوگئے تھے اور جنہوں نے روہیرا کوٹرا روڈ پر جگہ بہ جگہ سنگ لگائے بنائے تھے انہوں نے تھانہ دار کو باہر نکال دیا اور تھانے کی جھونپڑیوں کو آگ لگا دی۔ دیہاتیوں کے چودھری ۳ مئی کو روہیرے بلائے گئے۔ لیکن وہ نہ آئے۔ ۵ مئی کو میراڑ بھیل کور کا ایک دستہ سروہی ریاست کی فوج کے ہمراہ باغیوں کی سرکوبی کے لئے بھیجا گیا۔

ویلوریو میں فوج کے داخلہ کی مخالفت کی گئی۔ لیکن آخر کار ہجوم کو جو دو تین ہزار کے قریب تھا منتشر کیا گیا۔ اس کے بعد بھیل اور گراسیے مورس کی طرف چلے گئے۔ دشمن کے ۱۱ آدمیوں کے مارے جانے کی اطلاع ملی ہو فوج کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

۱۰ مارچ کا سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ڈونگر ریاست کے بھیل بھی موتی لال کی سرکردگی میں اس تحریک میں شامل ہوگئے ہیں۔ اس کے متعلق تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ اس میں کوئی سچائی نہیں۔

یورپ

آئرلینڈ میں خانہ جنگی

ڈبلن میں فوجی اہمیت کے مقامات پر باغیوں کا قبضہ

لندن ۳ مئی۔ باغی افواج کے کمانڈر مسٹر اڈکونر کو جو تازہ فتوحات حاصل ہوئی ہیں ان کی وجہ سے ڈبلن کے فوجی اہمیت کے تقریباً تمام مقامات پر باغیوں کا قبضہ ہوگیا ہے۔ ڈبلن کی حالت اس وقت ایک مسلح کیمپ کی سی ہے۔ باغی اپنی پوزیشنوں کی مورچہ بندی بڑی سرگرمی سے کر رہے ہیں۔

لڑائی بند کرنے کا اعلان۔ لندن ۶ مئی ڈبلن میں ایک اعلان اس مطلب کا شائع ہوا ہے کہ لڑائی کو بند کر دیا جائے۔ کیونکہ عام لوگ معاہدہ کے حامی ہیں اور انتخابات کرانا اور ایک ایسی گورنمنٹ قائم کرنا چاہتے ہیں جس پر ملک کو اعتماد ہو۔ اس اعلان پر جن لوگوں کے دستخط ہیں۔ ان میں سے تین مخالفان معاہدہ کی انتظامی کمیٹی کے ممبر ہیں۔ مسٹر اڈکونر نے اس اعلان سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس اعلان کا مقصد جمہوریت پسندوں میں پھوٹ ڈالنا ہے۔ انتخابات اغلباً ۵ اجون کو ہونگے۔ ٹپریری میں لائن اکھاڑ ڈالی گئی ہے۔ پل توڑ دیئے گئے ہیں اور تار کاٹ دیئے گئے ہیں۔

مسٹر ڈی ویلرا کے نام کا جادو۔ لندن ۲ مئی معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ مسٹر ڈی ویلرا نے کھلم کھلا انتخابات میں رکاوٹ ڈالی ہے اس لئے ان کے نام کا جادو تمام ملک میں مٹ رہا ہے۔

فرانس اور بلجیم کا خفیہ عہد نامہ

بلجیم سفیر مقیم لندن نے اس امر کی تردید کی ہے کہ فرانس اور بلجیم کے درمیان کوئی خفیہ عہد نامہ اس مقصد سے ہوا ہے کہ اگر جرمنی کی طرف سے فوج تابعض پر حملہ کا خطرہ ہو یا وہ عہد نامہ ورسلیز کی خلاف ورزی کرے تو اس کے خلاف متحدہ طور پر کارروائی کی جائے۔

ولایت کے انجنیروں کا جھگڑا

لندن ۴ مئی۔ آج کارخانہ ہائے انجنیری کے مالکوں نے ان ملازموں کے لئے کام کھول دیا۔ جو مالکوں کی شرائط کو منظور کرلینا چاہیں۔ لیکن ملازموں کی طرف سے اس کا نہایت کمزور جواب ملا ہے بلکہ بہت سے ان ملازموں نے بھی جو ہڑتال کے دنوں میں ملازم رکھے گئے تھے ہڑتال کر دی۔ آج اس جھگڑے کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی کا اجلاس شروع ہوگیا ہے۔

روس کو اتحادیوں کی یادداشت

لندن ۱۲ مئی۔ آخرکار اتحادیوں کی طرف سے روس کو یادداشت روانہ کر دی گئی ہے۔ اس میں بالشویک حکومت کو تسلیم کرنے کے متعلق یہ شرائط لکھی ہیں کہ روس تمام غیر ملکی قرضوں کو تسلیم کرے غیر ملکی گورنمنٹیں اپنی اپنی پارلیمنٹوں میں ان قرضوں میں تخفیف کرنے کے متعلق ریزولیوشن پیش کرینگی وغیرہ

(صفحہ ۲ سے آگے) اُس نے قلم کو میز پر رکھدیا اور بوتل اُٹھا کر شراب پینے لگا۔

جلسے کا وقت آن پہنچا۔ مقررہ جگہ پر لوگ اکٹھے ہو گئے۔ اور ہرنیدر کا انتظار کرنے لگے۔ آٹھ بج گئے مگر ہرنیدر جلسے میں نہیں آیا۔ لوگوں نے اُس کو بلانے کو آدمی بھیجے۔ جب لوگ اس کے گھر پر پہنچے تو اُس نے گاڑی جوتنے کا حکم دیا اور ایک اور گلاس پی کے گاڑی پر بیٹھ گیا جب گاڑی جلسہ گاہ کے نزدیک پہنچی اُس وقت ہرنیدر بڑے نشے میں تھا۔ گاڑی سے اُتر نہیں سکا۔ لوگ اُس کو پکڑ کر جلسے میں لے گئے۔ جب وہ درس دینے کے لئے کھڑا ہوا تو نشہ میں چور ہونے کے سبب سے گر پڑا اور اُس کے منہ سے جھاگ نکلنے لگی۔

اُس دن بہت سے لوگوں نے جان لیا کہ ہرنیدر شرابی ہے۔ ہرنیدر کیسا بھلا آدمی تھا اور اب کیسی حالت میں پہنچ گیا ہے۔ جلسے میں لوگوں نے یہ دیکھ کر بڑا تعجب کیا۔ کئی شخص اُس کی یہ دردشا دیکھ کر رنجیدہ ہوئے اور کئی غصے سے بھر گئے اور کئی ہنستے ہوئے اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ دوسرے دن صبح کو ہرنیدر اپنی بیٹھک میں بیٹھا رہا اور کسی سے بات تک نہ کی شرم کے مارے پاس والی کوٹھڑی میں دروازہ بند کر کے کبھی سوتا کبھی بیٹھتا اور کبھی ٹہلتا رہا۔ اس کے دل میں بہت دُکھ ہؤا کبھی کبھی اُس کے دل میں یہ خواہش ہوتی تھی کہ ہری داسی کے پاس جا کر روئے۔ پر گھر کے اندر جا نہیں سکا اور دل کا دُکھ دُور نہ ہوا۔ تب اُس نے دل کے دُکھ کو دُور کرنے کے لئے پھر شراب کی بوتل کو ہاتھ میں لیا اور پینے لگا۔ جس شراب سے اس کا ایسا نقصان ہؤا تھا اُسی کو پھر استعمال کرنے لگا۔

ہری داسی نے اگلی رات کو اپنے خاوند کا حال اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور اُس دن صبح کو نوکر کے منہ سے وہ سب حال جو جلسے میں ہؤا تھا سُن لیا تھا۔ یہ سب کچھ دیکھ سُنکر اس کو بہت ہی رنج ہؤا اور سوچنے لگی کہ اب میرے سکھ کے دن گذر گئے۔ خاوند کی شراب پینے کی عادت کو چھڑانا ناممکن ہے۔ اب کیا کروں کچھ کھا کر مرجانا بہتر ہو لیکن تھوڑے دن ہوئے کہ ایک لڑکا ہوا ہے۔ وہ اُس کا تیسرا لڑکا ہے۔ وہ سوچنے لگی کہ اگر میں مروں تو ان تینوں لڑکوں کا کیا انجام ہوگا۔ اسی سوچ میں سارا دن گذر گیا۔

اُس روز ہرنیدر نے کچھ نہیں کھایا۔ ہری داسی کو بھی کوئی کچھ نہ کھلا سکا۔ دوسرے دن بڑا لڑکا اُس کوٹھڑی کے پاس جا کے جس میں اُس کا باپ تھا چلّا کے کہنے لگا۔ اے باپ! ماں بیمار پڑی ہے۔ وہ بچھونے پر لیٹی سو رہی ہے آ کے اُس کو دیکھو۔

ہرنیدر میں اب رحم کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا تھا اُس کا دل تو پتھر ہو گیا تھا۔ اُس نے اپنے لڑکے کو کچھ جواب نہ دیا۔ لڑکے نے کچھ نہ سمجھا بلکہ وہ اندر جا کے جیسے پہلے اپنے باپ کے گلے سے لپٹتا تھا۔ ویسے ہی اب بھی اُس کے گلے لپٹنا چاہا لیکن اُس کے باپ نے بڑے زور سے اُس کو تھپڑ مارا اور اپنے پاس سے نکال دیا۔ وہ لڑکا روتا ہؤا اپنی ماں کے پاس چلا گیا۔ دو دن اسی طرح گذر گئے اور ہرنیدر اپنی کوٹھڑی سے باہر نہ نکلا۔

تیسرے دن ہری داسی بچھونے سے اُٹھی روتے روتے اُس کی آنکھیں لال ہو گئیں تھیں اور وہ بہت کمزور ہو گئی تھی۔ اُٹھتے ہی اُس کے پاؤں کانپنے لگے۔ سر گھومنے لگا تو بھی چھوٹے لڑکے کو گود میں لیکے صحن میں آ بیٹھی اور نوکر سے سُن پایا کہ ہرنیدر دن رات اپنی کوٹھڑی کا دروازہ بند کئے رہتا ہے۔ باہر نہیں نکلتا۔

تب ہری داسی نے اُٹھ کر اپنے خاوند کی کوٹھڑی کو آہستہ آہستہ دھکا دیا اور اپنے خاوند کی منت کرنے لگی کہ دروازہ کھولے۔ جب اُس نے دروازہ نہ کھولا تو اپنا سر دروازہ کے ساتھ پٹکنے لگی۔ اس پر ہرنیدر نے اُٹھ کر دروازہ کھولا۔ ہری داسی فوراً اندر گھس گئی اور دیکھا کہ تین دن میں ہرنیدر کا چہرہ بہت تبدیل ہو گیا ہے۔ آنکھیں اندر گھس گئی ہیں اور چہرے کا رنگ سیاہ ہو گیا ہے۔ ہری داسی نے اندر جا کر دروازہ بند کر دیا اور ہرنیدر کے پاؤں پکڑ کے اُسے بہت سمجھایا کہ شراب پینا چھوڑ دو۔ یہ بھی کہا کہ تینوں بچوں کا منہ دیکھ کے اب بھی اپنے کو سنبھالو جو ہونا تھا ہو چکا۔ اب بھی شراب چھوڑنے سے بھلا ہو سکتا ہے۔ اس طرح اس نے ہرنیدر کو بہت سمجھایا۔ مگر وہ چپ چاپ بیٹھا رہا۔

تصحیح

۱۴ اپریل ۱۹۲۳ء کے پرچے میں پادری گارڈنر صاحب کی غزلیں شائع ہوئی تھیں۔ دوسری غزل کے دوسرے شعر میں لفظ اثر کی جگہ تصور اور پانچویں شعر میں کرم ابر کی جگہ ابر کرم چھپ گیا۔ ناظرین تصحیح فرما کر محظوظ ہوں

ایڈیٹر

لاہور ۲۹ اپریل ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اخبارات میں حال ہی میں ایک بیان شائع ہؤا ہے کہ میانوالی جیل کے کئی قیدیوں نے فاقہ کشی شروع کر دی ہے۔ یہ بیان غلط ہے۔

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

کرسچن میوچوایل پروویڈنٹ فنڈ لمٹیڈ۔ لاہور

۱۲/۲

مسیحیوں کا اپنا بیمہ فنڈ ہے۔ جس میں ہر قوم ملت اور فرقہ کے مسیحیوں کا بیمہ کیا جاتا ہے۔ منافع کے مالک بھی ممبران فنڈ ہی ہیں (سابقہ تخمینہ بابت پانچ سال میں بیس ہزار روپیہ کا منافع ہوا) اخراجات بہت ہی کم رکھے گئے ہیں حتی کہ ڈائرکٹران فنڈ بلامعاوضہ خدمت انجام دے رہے ہیں۔ زندگی کا بیمہ تین اقسام میں منقسم ہے: بیواؤں و یتیموں کے لئے پنشن۔ بچوں کے لئے تعلیمی وظایف۔ بڑھاپے کی پنشن۔ کم حیثیت اشخاص کے لئے چار آنہ ماہوار تک بیمہ کیا جاتا ہے۔ رقوم چندہ متابلتاً کم رکھی گئی ہیں اڑھائی لاکھ روپیہ پنشنوں اور رقوم حق رسی میں اب تک ادا کیا جا چکا ہے۔ سرمایہ قریباً تین لاکھ زر ضمانت قریباً سوا لاکھ سرکار میں جمع ہے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ مفصل حالات کے لئے ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

فیلڈ سکریٹری (پنجاب)

کرسچن میوچوایل پروویڈنٹ فنڈ۔ لاہور

کرسچن بُک سٹور لودیانہ

اُردو کی پہلی کتاب	۲ر	رومن پنجابی پرائمر	۱ر
" دوسری "	۳ر	تیسرا "	۱ر
صحت جسمی	۴ر	اسلام میں مسیح	۱ر
تیر نظر	۱ر	ینابیع الاسلام	۳ر
مسئلہ التخلیق	۲ر	مذہبوں کی اصل	۳ر
صراط المستقیم	۴ر	دو سوال	۳ر

مینیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو بزبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کامیابی خبریں اور کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکولوں کے سبق شائع ہوتے ہیں۔ سالانہ چندہ حسب تنخواہ خریداران ایک روپیہ سے تین روپیہ تک ہے۔ نمونے کا پرچہ سی۔ ایچ بینڈی بی۔ ایس۔ سی ایڈیٹر و مینیجر مخزن مسیحی فتحگڈھ یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم کے لئے جاری ہے۔ اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق ہوا دار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے۔ لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا بپتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول

بٹالہ ضلع گورداسپور

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

۱۸۷۵ء سے قائم ہے

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔ مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے پہلی اپریل ۱۹۱۴ء سے تین جماعتیں لوئر پرائمری کی ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے حصہ ہائی کے طالب علم برای حصول تعلیم سٹی مشن ہائی سکول میں داخل ہوتے ہیں۔ خرچ خوراک لوئر پرائمری فی طالب علم چھ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے کلاس نہم کا دہم میں کا ۸ہے۔ متفرق خرچ اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم ہے کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جو کنامہ سے ما لہ کر کر ول عہ سے دیسہ تک مل سکتا ہے۔ مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

مژدہ

مینیجر نورافشاں کی طرف سے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جو خریدار ایک نیا خریدار نورافشاں بنا کر اس کا چندہ مینیجر کے دفتر میں بھیجدے اور اُن کے نام پر نورافشاں کم از کم ایک سال کے لئے جاری کرا دیوے تو ایسے خریدار کو ایک ماہ مفت اخبار دیا جائیگا۔

مینیجر نورافشاں

پادری ڈبلیو۔ بی کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نورافشاں ایسرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا۔